رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

یوم شنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۸ | ۲۲ محرم ۱۳۵۹ھ | ۲ امان ۱۳۱۹ھش | ۲ مارچ ۱۹۴۰ء | نمبر ۵۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ہش۔ کراچی سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۲۷ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نقرس کے درد کی تکلیف کل زیادہ رہی۔ آج ورم زیادہ ہے۔ اور درد میں کسی قدر کمی ہے حضور کمرہ میں ہی رہتے ہیں۔ اور جوتا نہیں پہن سکتے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کرتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور آشوب چشم کی وجہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے ÷

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے پاؤں میں آج پھر قدرے دردِ نقرس کی شکایت ہو گئی۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ÷

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب کو دیپالپور ضلع منٹگمری مولوی عبد الواحد صاحب کو راجوری (کشمیر) اور مولوی محمد حسین صاحب کو بھلوان (کشمیر) بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ÷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارا انجام کیا ہوگا

"بجز خدا تعالےٰ کے انجام کون بتلا سکتا ہے۔ اور بجز اُس غیب دان کے آخری دنوں کی کس کو خبر ہے۔ دُشمن کہتا ہے۔ کہ بہتر ہو۔ کہ یہ شخص ذلت کے ساتھ ہلاک ہو جائے۔ اور حاسد کی تمنا ہے۔ کہ اس پر کوئی ایسا عذاب پڑے۔ کہ اس کا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ لیکن یہ سب لوگ اندھے ہیں۔ اور عنقریب ہے۔ کہ ان کے بد خیالات اور بد ارادے انہی پر پڑیں۔ اس میں شک نہیں کہ مفتری بہت جلد تباہ ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص کہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں۔ حالانکہ وُہ نہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ نہ اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہے۔ وُہ بہت بُری موت سے مرتا ہے۔ اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابلِ عبرت ہوتا ہے۔ لیکن جو صادق اور اس کی طرف سے ہیں۔ وُہ مر کر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے فضل کا ہاتھ اُن پر ہوتا ہے۔ اور سچائی کی رُوح اُن کے اندر ہوتی ہے۔ اگر وُہ آزمائشوں میں کچلے جائیں۔ اور پیسے جائیں اور خاک کے ساتھ ملائے جائیں۔ اور چاروں طرفوں سے ان پر لعن طعن کی بارشیں ہوں۔ اور ان کے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبے کرے۔ تب بھی وہ ہلاک نہیں ہوتے کیوں نہیں ہوتے۔ اس سچے پیوند کی برکت سے جو ان کو محبوب حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ خدا ان پر سب سے زیادہ مصیبتیں نازل کرتا ہے۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ تباہ ہو جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں۔ ہر ایک جوہر قابل کے لئے یہی قانون قدرت ہے۔ کہ اول صدمات کا تختہ مشق ہوتا ہے۔ مثلاً اس زمین کو جب کسان کئی مہینہ تک اپنی قلبہ رانی کا تختہ مشق رکھتا ہے۔ اور ہل چلانے سے اس کا جگر پھاڑتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وُہ زمین جو پتھر کی طرح سخت اور درشت معلوم ہوتی تھی۔ سرمہ کی طرح پس جاتی ہے۔ اور ہوا اس کو ادھر اُدھر اُڑاتی ہے۔ اور پریشان کرتی رہتی ہے۔ اور وُہ بہت ہی خستہ خکستہ اور کمزور معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک انجان سمجھتا ہے۔ کہ کسان نے چنگی بھلی زمین کو خراب کر دیا۔ اور بیٹھنے اور لیٹنے کے لائق نہ رہی۔ لیکن اس دانا کسان کا فعل عبث نہیں ہوتا۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اس زمین کا اعلےٰ جوہر بجز اس درجہ کے کوفت کے نمودار نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کسان اس زمین میں تخم ریزی کے وقت بکھیر دیتا ہے اور وُہ دانے خاک میں مل کر اپنی شکل اور حالت میں قریب قریب مٹی کے ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا وہ رنگ وروپ سب جاتا رہتا ہے لیکن وُہ دانا کسان اس لئے ان کو مٹی میں پھینکتا ہے۔ کہ وُہ اس کی نظر میں ذلیل ہیں۔ نہیں۔ بلکہ دانے اس کی نظر میں نہایت ہی بیش قیمت ہیں۔ بلکہ وہ اس لئے ان کو مٹی میں پھینکتا ہے کہ تا ایک ایک دانہ ہزار ہزار دانہ ہو کر نکلے۔ اور وُہ بڑھیں اور پھولیں اور ان میں برکت پیدا ہو۔ اور خدا کے بندوں کو نفع پہنچے۔ پس اسی طرح

خوشخبری
ہر ایک مرد و عورت کے لئے
امرت دھارا فارمیسی کی تیار کردہ
قیمتی ادویات
یکم مارچ سے ۳۱ مارچ تک
نصف قیمت پر
ہندوستان کا مشہور آیورویدک و یونانی ادویات کا خزانہ امرت دھارا دواخانہ ۱۹۳۶ء میں منائی گئی۔ اپنی سلور جوبلی کی یادگار میں سالانہ جلسہ مناتا ہے اور پبلک کے اصرار کو مدنظر رکھ کر ہر سال مارچ کے مہینے میں عوام الناس کی بہتری کیلئے یہ خاص رعایت دیتا ہے۔ اس سال امرت دھارا فارمیسی کا انتالیسواں ۲۹ سالانہ جلسہ ہوگا اس سال کوی نود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تصنیف شدہ ۰۰ کتب پر کاغذ کے گراں ہو جانے کے باوجود بھی ۴۲ فیصدی تک کی رعایت کر دی گئی ہے یعنی روپے کی جگہ چھ آنے میں آپ کو ان کی ہر ایک کتاب مل سکیگی (اسکی تفصیل علیحدہ منگوائیں) ادویات میں بھی پچاس فیصدی یعنی نصف قیمت کی رعایت اس بار بھی دی جاویگی اور امرت دھارا نیز اس کے مرکبات بام۔ مرہم۔ لوشن۔ ٹکیاں۔ ٹوتھ پیسٹ (دانت منجن) اور صابن پر پہلے کی طرح پچیس فیصدی رعایت دی جاویگی۔ اس کے علاوہ کشتہ سونا ... کا آرڈر اگر دس روپیہ یا اس سے زائد کا ہوگا۔ تو دو آنے فی روپیہ رعایت دی جاویگی اور دس روپے سے کم کے آرڈر پر کوئی رعایت نہیں ہوگی کشتہ سونا درجہ دوم کی رعایتی قیمت چھتیس ۳۶ روپیہ فی تولہ ہوگی۔ یہ رعایتیں یکم مارچ سے ۳۱ مارچ تک دنیا کے کسی بھی ڈاکخانہ میں ڈالے ہوئے خطوط پر ملیں گی۔
امرت دھارا فارمیسی میں
پانچ سو کے قریب ادویات تیار رہتی ہیں۔ ذیابیطس (پیشاب کے ساتھ شکر کا آنا) جریان۔ مرد اور عورت کی تمام کمزوریاں۔ بلڈ پریشر۔ گنٹھیا۔ سوداوی امراض۔ دمہ۔ بانجھ پن۔ بواسیر۔ آتشک وغیرہ پیچیدہ امراض کے علاج کے لئے اس دواخانہ کو خاص کامیابی اور شہرت حاصل ہے۔
(۱) رسالہ امرت جس میں امرت دھارا کے مفصل اوصاف اور اسکے متعلقہ سارٹیفیکیٹ شامل ہیں۔ (۲) ادویات کی فہرست (۳) امراض مخصوص مستورات اور ان کا علاج (۴) نئی روشنی کے مرد و عورت جس میں کوک شاستر کا تذکرہ ہے (۵) فہرست کتب اور خط و کتابت کے ذریعے علاج کرانے کے قواعد بھی ایک خط بھیجکر مفت منگوا سکتے ہیں۔
چند خاص رعایتیں
(۱) مارچ کے مہینے میں روپیہ جمع کرانے سے سال بھر تک اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یعنی جب چاہیں ضرورت پڑنے پر ادویات منگوائیں۔ جب تک آپ کا جمع شدہ روپیہ ختم نہ ہو۔ آپ کو اسی رعایت پر ادویات بھیجی جاویں گی۔ اس رعایت پر آپ اپنا۔ اپنے گھر کا نیز اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کا علاج باقاعدہ آدھے داموں میں کروا سکتے ہیں۔ جب کبھی کوئی تکلیف ہو۔ خط و کتابت کے ذریعے عمدہ سے عمدہ دوائی گھر بیٹھے نصف قیمت پر منگوا سکتے ہیں۔
(۲) جو لوگ فائل کھلوا کر اپنا مکمل علاج کروانا چاہتے ہیں۔ ان کو اپنا حال لکھ کر دو روپے ساتھ بھیجنے پڑتے ہیں۔ ایک روپیہ پہلا خط پڑھنے کی فیس اور ایک روپیہ فائل کھلوانے کی فیس۔ آپ اگر اس علاج کے لئے خط میں اپنا حال لکھیں۔ اور دس ۱۰ روپے پیشگی جمع کرا دیں۔ تو آپ کو جہاں وقتاً فوقتاً بیس ۲۰ روپے کی ادویات مل جائیں گی۔ وہاں ایک روپیہ خط پڑھنے کی فیس بھی نہیں دینی پڑے گی۔ اگر آپ پندرہ ۱۵ روپے جمع کرا دیں۔ تو تیس ۳۰ روپے کی ادویات لے سکیں گے۔ اور فائل اور خط کی دونوں طرح کی فیس نہیں دینی پڑے گی۔
(۳) گھریلو بکس جس میں چوبیس دوائیاں ہیں۔ ہر ایک گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ عام طور پر گھروں میں بوڑھوں۔ بچوں۔ جوانوں کو ہونے والی امراض کو دور کرنے کے لئے چیدہ چیدہ عمدہ ادویات اس خوبصورت بکس میں جمع ہیں۔ اس کی قیمت اکیس روپے دو آنے ہے لیکن اس مارچ مہینے میں یہ بکس عوام کی بہتری کے لئے صرف دس ۱۰ روپے میں دیا جائیگا یہ صرف ادویات کی قیمت ہے۔ بکس مفت ہوگا۔
خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ ”امرت دھارا فارمیسی“ ۔ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۸ ؍ فروری۔ دیوان چمن لال ایم۔ ایل۔ اے (کانگرس) نے پنجاب اسمبلی کی اپوزیشن پارٹی کی ڈپٹی لیڈرشپ سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ جس پر حیرت کا اظہار کیا جارہا ہے۔ کانگرس اسمبلی پارٹی کی سالانہ میٹنگ جو یکم مارچ کو ہورہی ہے۔ اس میں دیوان صاحب کے استعفے پر غور کیا جائیگا اور پارٹی کے عہدیداروں کا انتخاب ہوگا۔

ہیگ ۲۸ فروری حکومت ہالینڈ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۲۶ ؍ کی رات کو ہالینڈ کے ایک صوبہ اور امسٹرڈم کے نزدیک نامعلوم طیارے پرواز کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ ڈچ طیارشکن توپوں نے متواتر گولہ باری کی۔

لنڈن ۲۸ ؍ فروری۔ ہائی کمشنر فلسطین نے ایک اعلان کے ذریعہ فلسطین کے بعض حصوں میں انتقال جائداد کی ممانعت اور اس پر پابندی عائد کردی ہے۔ اس اعلان کے مطابق کوئی باشندہ غیر فلسطینی عرب کے ہاتھ زمین فروخت نہ کرسکے گا۔ اور نہ ہی ہائی کمشنر کی منظوری کے بغیر کوئی زمین فروخت ہوسکے گی۔

کراچی ۲۸ فروری۔ گذشتہ دوشنبہ کے دن عدم اعتماد کی تحریک گرجانے سے وزارت کی کارپوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور سندھ کی سیاسی صورت حالات میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی خانبہادر اللہ بخش وزیر اعظم نے ایک موقعہ پر بیان کیا۔ کہ میں چاہتا ہوں اسمبلی میں مجھے اتنی اکثریت حاصل ہوجائے۔ کہ اسمبلی میں تمام کاروبار آسانی سے چل سکے۔ اگر ایسا نہ ہؤا تو میرے لئے اپنا استعفیٰ واپس لینا مشکل ہے۔

لنڈن ۲۸ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ہیلیگولینڈ پر جن برطانوی طیاروں نے پرواز کی۔ ان میں سے ایک طیارہ واپس نہ آسکا۔ جرمنی نے بھی اس امر کا دعویٰ کیا ہے۔ کہ کل جرمن طیاروں نے ایک برطانوی طیارہ نیچے گرالیا۔

قاہرہ ۲۷ ؍ فروری معلوم ہؤا ہے ایران اور افغانستان کی گورنمنٹوں نے عراق گورنمنٹ کو مزید میمورنڈم بھیجے ہیں جن میں زور دیا گیا ہے کہ سعد آباد پیکٹ میں ترمیم کرکے اسے جلد از جلد فوجی معاہدہ کی شکل دیدی جائے۔ عراق کیبنٹ ان عرضداشتوں پر غور کریگی۔ افغان سفیر مقیم قاہرہ نے مصر گورنمنٹ کے سامنے بھی یہ تجویز رکھی ہے۔ کہ روسی حملے کے سدباب کے لئے ترکی، افغانستان، ایران اور مصر میں فوجی معاہدہ ہونا چاہیئے۔

سٹاک ہالم ۲۸ فروری۔ خاکنائے کریلیا کے تمام علاقہ تک روسی کمک پہنچ گئی ہے۔ اندازہ ہے کہ پوری محاذ پر ایک لاکھ پچہتر ہزار روسی فوج ہے۔ مزید معلوم ہؤا ہے۔ کہ اس محاذ پر دو ڈویژنیں حملہ کررہی ہیں۔ اور ایسی ہی خونریز لڑائی ہورہی ہے جیسی ایک ہفتہ پیشتر سوما کے محاذ پر ہوتی تھی۔ فنوں کو بھی کمک پہنچ گئی ہے اور وہ بھی سخت مزاحمت کررہے ہیں۔

پٹنہ ۲۸ فروری۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ شب کلکتہ سے چند میل کے فاصلہ پر جب کہ گاندھی جی کلکتہ سے پٹنہ جارہے تھے۔ للوہ سٹیشن پر کسی نامعلوم آدمی نے جوتا پھینکا۔ مگر وہ گاندھی جی کی بجائے ان کے سکرٹری مسٹر مہادیو ڈیسائی کے جالگا۔

پیرس ۲۸ فروری۔ معلوم ہؤا ہے۔ حکومت ترکی نے ترکی جہازوں کو غیر ملکی بندرگاہوں میں ٹھہرنے کی ممانعت کردی ہے غیر ملکی بندرگاہوں میں ٹھہرے ہوئے تمام ترکی جہازوں کو وائرلیس کے ذریعہ بلالیا گیا ہے۔ استنبول میں ایک سپیشل کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ جو خاص حالات کے متعلق فیصلہ کرے گا۔ جن میں ترکی کو کسی غیر ملکی بندرگاہ میں ٹھہرنے کی فوری ضرورت ہوگی۔

کراچی ۲۸ فروری اسمبلی کے بجٹ سیشن میں ایک ہفتہ کے التوا کا فائدہ اٹھاتے ہوئے خان بہادر اللہ بخش اپنی وزارت کو مضبوط کرنے کے لئے اپوزیشن گروپوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش میں ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہؤا ہے۔ کہ خان بہادر اللہ بخش اپوزیشن گروپوں کو خوش کرنے کے لئے وزارت کو توسیع دینے کی خاطر نئے پارلیمنٹری سکرٹری مقرر کرنے کے لئے تیار ہیں۔

لنڈن ۲۰ فروری۔ آج ہاؤس آف کامنز میں حکومت کو ترکی اور روس کی سرحدوں پر ہونے والے سیاسی اور فوجی واقعات پر ایک بیان دینے کو کہا گیا جس پر لارڈ ہیلی فیکس کی طرف سے مسٹر بٹلر نے بتایا کہ اخبارات میں جن واقعات سے متعلق خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ان کے متعلق حکومت کو سرکاری طور پر کوئی اطلاع نہیں ملی۔

لنڈن ۲۸ ؍ فروری۔ پٹسامو میں جرمنی اور برطانیہ کی بحری جنگ کے متعلق جرمنی نے خبریں پھیلائی ہیں تاکہ یہ معلوم کرسکے کہ برطانیہ کے بحری دستے پٹسامو کے قریب ٹھہرے ہوئے ہیں یا نہیں مگر وزارت بحری اس کے متعلق کوئی روشنی نہیں ڈالے گی۔

راولپنڈی ۲۸ ؍ فروری۔ احرار لیڈر مسٹر مظہر علی اظہر ایم ایل۔ اے کے خلاف جامع مسجد راولپنڈی میں ایک تقریر کے سلسلہ میں زیر دفعات ۱۲۴۔ الف و ۱۵۳۔ الف تعزیرات ہند مقدمات کا فیصلہ سناتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید کی سزا دی۔ جو ایک ساتھ شروع ہونگی۔ مجسٹریٹ نے اے کلاس کی سفارش کی۔

سانتا مونیکا ۲۸ ؍ فروری۔ برطانیہ نے کیلیفورنیا کی ڈگلس ایرکرافٹ کارپوریشن کو ۲ کروڑ ڈالر کی قیمت کے بمبار ہوائی جہازوں کا آرڈر دیا ہے یہ ہوائی جہاز ۱۹۴۱ء کے موسم گرما تک برطانیہ پہنچا دیئے جائیں گے۔

پیرس ۲۸ ؍ فروری۔ ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے۔ کہ مغربی محاذ پر گشتی دستے مصروف کار رہے اور مختلف مقامات پر دو طرفہ گولہ باری ہوتی رہی۔

کراچی ۲۸ ؍ فروری۔ کل رات ریلوے بارک میں آگ لگ جانے سے ریلوے کی دو ہزار دکانیں جل کر راکھ ہوگئیں۔ نقصان کا اندازہ ۲ لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

ٹوکیو ۲۸ ؍ فروری۔ جاپان کے دفتر خارجہ کے نمائندہ نے بیان کیا۔ کہ جاپانی جہاز اساما مارو سے جن نو جرمنوں کو برطانوی جہاز نے گرفتار کرلیا تھا۔ انہیں کل یوکوہامہ کے ساحل پر سے ایک برطانوی جہاز جاپانی حکام کے حوالہ کردے گا۔

لاہور ۲۸ ؍ فروری۔ لالہ خوشحال چند خورسند حیدر آباد روانہ ہوگئے ہیں آپ نے بیان کیا کہ میں وہاں ایک ماہ رہونگا۔ تا یہ دیکھوں کہ حیدرآباد کے ستیہ آگرہ اور محنت نے جو پودہ آریہ سماج نے ریاست میں لگایا تھا۔ وہ پھول اور پھل لایا ہے یا نہیں۔

امرتسر ۲۸ ؍ فروری چوہرٹہ کے قریب اوریئنٹ کارپٹ مینوفیکچرز لمیٹڈ کے احاطہ میں قالین بافی کی دکانوں کو آگ لگ گئی۔ جس نے بہت جلد ایک مسقف حصہ کو جس میں ایکصد کھڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ جلا کر راکھ کردیا آگ بجھانے والے انجن تین گھنٹہ تک مصروف کار رہے۔ نقصان کا اندازہ پچاس ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے

کلکتہ ۲۸ فروری۔ کلکتہ کارپوریشن کے آئندہ انتخابات کے متعلق کانگرس اور ہندو سبھا میں سمجھوتہ ہوگیا ہے اس سمجھوتہ کے مطابق ایک کمیٹی بنائی جائیگی جس میں دونوں پارٹیوں کے تین تین ممبر لئے جائیں گے جو امیدواروں کا انتخاب کرے گی۔ جو ممبر کارپوریشن کے ممبر منتخب ہونگے۔ انہیں اختیار ہوگا۔ کہ فرقہ وارانہ سوال کے متعلق جس طرح چاہیں ووٹ دیں

لنڈن ۲۸ فروری۔ وزارت فضائیہ کا اعلان مظہر ہے کہ کل رات برطانوی طیاروں نے پھر برلن پر پرواز کی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں- ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے- انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں- اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے کہ حاجت مند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں- والسلام

خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فارسی نظم کا منظوم اُردو ترجمہ

(از سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت نواب محمد علی خانصاحب آف مالیرکوٹلہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک فارسی نظم جس کا مطلع ہے "اے محبت عجب آثار نمایاں کردی ؛ زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی" کا ترجمہ اردو نظم میں پیش کیا جاتا ہے۔ حتی المقدور کوشش کی گئی ہے۔ کہ الفاظ اور خصوصاً مفہوم میں فرق نہ آنے پائے۔ اکثر لوگ حضرت اقدس علیہ السلام کے فارسی کلام سے کم فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ممکن ہے یہ ناچیز کوشش ایسے عزیزوں کے لئے دلچسپ و مفید ثابت ہو ؛

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی

(۲) ہمہ مجموعِ دو عالم تو پریشاں کردی
ہمہ عشاق تو سرگشتہ و حیراں کردی

(۳) ذرّہ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید
اے بسا خاک کہ چوں ماہِ تاباں کردی

(۴) وہ چہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوۂ فیض
در رفتن بزدی آمدن آساں کردی

(۵) ہوشمندانِ جہاں را تو کنی دیوانہ
اے بسا خانۂ فطنت کہ تو ویراں کردی

(۶) جان خود کس نہ دہد بہر کس از صدق و وفا
راست اینست کہ ایں جنس تو ارزاں کردی

(۷) بر تو ختم است ہمہ شوخی و عیاری و ناز
ہیچ عیار نباشد کہ نہ نالاں کردی

(۸) ہر کہ در محبت افتاد تو بریاں کردی
ہر کہ آمد بر تو شاد تو گریاں کردی

(۹) تا نہ دیوانہ شوم ہوش نیاید بسرم
اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

(۱۰) اے تپ عشق بیازم کہ بدیں خونخواری
کافر استی مگر مرد مسلماں کردی

(۱۱) ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز
سینۂ مشرک و مسلم ہمہ بریاں کردی

(۱۲) آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

ترجمہ اُردو

(۱) اے محبت کیا اثر تونے نمایاں کر دیا
زخم و مرہم کو رہِ جاناں میں یکساں کر دیا

(۲) تونے "مجموعِ دو عالم" کو پریشاں کر دیا
عاشقوں کو تونے سرگرداں و حیراں کر دیا

(۳) تیرے جلووں نے بہت ذرّے کئے خورشید وار
خاک کی چٹکی کو مثلِ ماہ تاباں کر دیا

(۴) تیرے زائر ہیں ترے اعجاز کے منت پذیر
واپسی کے چن دیئے در، دخل آساں کر دیا

(۵) ہوشمندانِ جہاں کو تونے دیوانہ کیا
"خانۂ فطنت" بسا اوقات ویراں کر دیا

(۶) کون دیتا جان دُنیا میں کسی کے واسطے
تونے اس جنس گرانمایہ کو ارزاں کر دیا

(۷) ختم ہیں تجھ پر جہاں کی شوخیاں عیّاریاں
کیسے کیسے تونے عیاروں کو نالاں کر دیا

(۸) آگرا جو آگ میں تیری وہ بھن کر رہ گیا
جانتے تھے جو نہ رونا ان کو گریاں کر دیا

(۹) اے جنوں! دیوانہ ہو کر ہوش آیا ہے مجھے
میں ترے قربان! تونے یہ تو احساں کر دیا

(۱۰) تیری خونخواری مسلّم ہے، تپِ عشقِ شدید
خود تو ہے کافر مگر ہم کو مسلماں کر دیا

(۱۱) ہر جگہ ہے شور تیرا کیا حقیقت کیا مجاز
مشرک و مسلم سبھی کو "سینہ بریاں" کر دیا

(۱۲) وُہ مسیحا جس کو سنتے تھے فلک پر ہے مقیم
لطف ہے اس خاک سے تونے نمایاں کر دیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش

امیر غیر مبایعین کی افسوسناک غلط بیانی

غیر مبایعین کا آرگن "پیغام صلح" آئے دن جماعت احمدیہ کے متعلق جس شرافت کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اس کے متعلق تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ "پیغام" کی آریوں کی صحبت میں پرورش پانے کا نتیجہ ہے۔ لیکن امیر غیر مبایعین مولوی محمد علی صاحب کے متعلق کیا کہا جائے گا جنہیں جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے وقت سر پیر کا ہوش نہیں رہتا۔ جو نہ صرف حد درجہ کی درشت کلامی اور بد زبانی پر اتر آتے ہیں۔ بلکہ دیدہ دانستہ غلط بیانی اور افترا پردازی تک کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے:۔

۱۶۔ فروری ۱۹۴۰ء کے خطبہ جمعہ میں جو ۲۷ر فروری ۱۹۴۰ء کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہوئے کہا:۔

"قادیان میں جوبلی کے موقعہ پر اسی پلیٹ فارم سے جہاں سے کہ خلافت کا جھنڈا لہرایا گیا تھا۔ یہ لیکچر دیا جاتا ہے کہ قرآن اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ساتویں صدی عیسوی کی جہالتوں اور توہمات کو دور کرنے کے لئے آئے تھے لیکن آج کل کی بین الاقوامی مشکلات کا حل احمدازم میں ہے"۔

پھر کہا:۔

"قادیان میں جوبلی کے موقعہ پر خلافت کا جھنڈا لہراتے وقت یہ بڑا بول بولا گیا۔ کہ موجودہ زمانہ کی مشکلات کا حل احمدازم میں ہے۔ اور قرآن کے اندر موجود نہیں۔ یہ صرف ساتویں صدی عیسوی کے توہمات اور جہالتوں کے لئے موزون تھا"۔

قادیان میں جوبلی کی مبارک تقریب پر ہزارہا نفوس جمع تھے۔ خود "پیغام صلح" یہ اعتراف کر چکا ہے۔ کہ:۔ "دور و قریب کے ہزاروں محمودی حضرات نے اس میں شرکت کی۔ غیر معمولی ہجوم تھا"۔

اتنے بڑے اجتماع سے تعلق رکھنے والی بات تو نہایت پختہ اور حرف بحرف صحیح ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ ہزاروں لوگوں نے اسے پرکھنا تھا۔ مگر افسوس کہ مولوی محمد علی صاحب نے خلافت ثانیہ کے بغض کے جوش میں اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور وہ کچھ کہہ گئے۔ جو صداقت سے بالکل دور ہے۔ اور حد یہ کہ مولوی صاحب کو اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ جس تقریر کی بنا پر انہوں نے افترا پردازی کی ہے وہ ہوئی کہاں:۔

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۹ء کو مسجد اقصیٰ میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں خان صاحب مولوی عطاء الرحمٰن صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن آسام نے انگریزی میں تقریر کی۔ اور اس کا خلاصہ مسٹر سن رائز نے اپنے ۱۳ر جنوری کے پرچہ میں شائع کیا جس میں لکھا:۔

احمدازم کے ظہور کے وقت انسان کی نئی سے نئی ضروریات اور انسانی افعال کے تمام دائروں میں بڑھنے والے نئے سے نئے خیالات ظہور میں آ رہے تھے اور ضرورت تھی۔ کہ ان نئی ضروریات اور نئے خیالات کا مقابلہ ایک مناسب رنگ کی تجدید یا نئی تحریک کرے احمدازم یقیناً اپنے اصل (یعنی اسلام) کے بالکل مطابق ہے۔ نئی بیماریوں کے لئے نئے علاجوں کی ضرورت تھی۔ اور نئی ضروریات اور نئے تصورات نئے طریق ہائے علاج کے متقاضی تھے آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ بیسویں صدی تمام پہلوؤں سے ساتویں صدی مسیح کی (جبکہ اسلام کا ظہور ہوا) ہو بہو قائم مقام نہیں ہے کیونکہ آج نئے مسائل درپیش ہیں۔ زندگی پیچیدہ ہو چکی۔ اور ہو رہی ہے بیسویں صدی کے حالات زندگی اور خیالات اسلام کے ابتدائی زمانہ کے حالات زندگی۔ اور خیالات سے بالکل مختلف ہیں:۔

ساتویں صدی مسیحی کی جہالت۔ اور توہمات کا معقول علاج صحیفہ حکمت یعنی قرآن کریم میں تھا۔ اور خود غرضی نے اپنا تریاق ان ایثار آمیز تصورات میں پایا۔ جنہیں اسلام نے پیش کیا۔ آج جبکہ قومی رقابتیں۔ لڑائیاں اور نئے معاشرتی اور سیاسی تصورات نوع انسانی کو درپیش ہیں احمدازم ان تمام مسائل کا تسلی بخش علاج پیش کرتا ہے۔ لیکن احمدازم اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ کہ وہ اسلام کا ہی ایک نیا پہلو ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے اپنی صحیح صورت میں ظاہر ہوا ہے یہ صرف اسلامی اصول کو ہی ان نئے حالات کے علاج کے لئے پیش کرتا ہے۔

اس تقریر پر پہلے "پیغام صلح" میں ایک داڑھی مونچھ منڈے لڑکے نے لکھا۔ کہ قادیان میں "احمدازم" نام سے ایک نیا مذہب بننے لگا ہے۔ اور اب خود مولوی محمد علی صاحب نے اس غلط بیانی میں مزید اضافہ کر کے پیش کر دیا ہے۔ حالانکہ "احمدازم" سے مراد وہ احمدیت ہے۔ اور احمدیت حقیقی اسلام کا ہی نام ہے "پیغام صلح" اور اس کے "حضرت امیر" کی دیانتداری ملاحظہ ہو۔ کہ انہوں نے وہ فقرات چھوڑ دیئے۔ جن میں یہ ذکر ہے۔ کہ احمدیت دراصل اسلام کا ہی دوسرا نام ہے۔ اور دوسرے فقرات کو توڑ مروڑ کر یوں بنا لیا کہ گویا "موجودہ زمانہ کی مشکلات کا حل احمدازم میں ہے۔ اور قرآن کے اندر موجود نہیں" حالانکہ یہ الفاظ قطعاً اس تقریر میں نہیں کہے گئے جس کا مولوی صاحب نے حوالہ دیا ہے۔

اچھوت اقوام اور آریہ صاحبان

جوں جوں مردم شماری کا وقت قریب آ رہا ہے۔ اچھوتوں کی ہمدردی۔ خیر خواہی اور ان کو اپنے مساوی قرار دینے کی نمائش ہندوؤں اور خاص کر آریوں کی طرف سے زیادہ نمایاں ہوتی جا رہی ہے۔ حال میں دیا نند دلت ادہار منڈل پنجاب کا سالانہ جلسہ جو سیالکوٹ میں ہوا۔ اس میں جہاں اپنے آپ کو اعلےٰ درجہ کا سمجھنے والے ہندوؤں نے اچھوت اقوام کے لوگوں کے ساتھ مل کر ایک جگہ کھانا کھایا۔ وہاں یہ قرارداد بھی پاس کی۔ کہ:۔

"ہندو جاتی میں اچھوت پن کی موجودگی وید شاستر۔ سمرتی وغیرہ دھرم گرنتھوں کے بالکل خلاف ہے"۔

اگر یہ درست ہے۔ تو اس کا انکشاف ایسے ہی وقت کیوں ہوتا ہے جب اچھوتوں کو اپنے مطلب کے لئے استعمال کرنا ہوتا ہے۔ عام حالات میں اس کا پرچار کیوں نہیں کیا جاتا۔ اور پھر اس کو عمل میں کیوں نہیں لایا جاتا۔ ایک میدان میں علیحدہ علیحدہ بیٹھ کر خود تیار کردہ کھانا کھا لینا اچھوتوں کو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ دراصل یہ مطلب برآری کے ڈھنگ ہیں۔ ورنہ دھرم گرنتھوں میں تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ اگر کسی اچھوت کے کان میں وید منتر پڑ جائے۔ تو اس میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے:۔

حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب کی بیعتِ خلافت

اور

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی قابلِ رحم حالت

از جناب قاضی محمد یوسف صاحب یکے از شاگردان حضرت مولانا غلام حسن خانصاحب

غلط الزام

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب آپ اور آپ کے داماد مولوی محمد علی صاحب اور ان کی انجمن کا ہر فرد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بُرا کہنا کارِ ثواب اور تکمیل ایمان کا ذریعہ خیال کرتا ہے۔ جس طرح مشرکین مکہ حضرت محمد کو مذمم کہہ کر دل خوش کرتے تھے۔ مگر محمد بہر حال محمد ہے۔ اور محمود بہر حال محمود ہے نہ محمد مذمم ہے اور نہ محمود مذموم ہے۔ ہاں جو خود مذمم اور مذموم ہیں۔ وہ ان کو بھی ایسا کہتے ہیں۔

آپ کہتے ہیں کہ حضرت محمود نے سب سے پہلے اپنا فرقہ بلکہ نیا مذہب بنایا۔ ڈاکٹر صاحب آپ نے خلاف حق کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کفی بالمرء کذباً ان یحدث بما سمع۔ کیا یہ حضرت محمود تھے جنہوں نے قرآن کریم کے نزول کے وقت خدا تعالےٰ سے کہا کہ ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاٰخرین کہہ کر اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب احمد علیہ السلام کو دو جدا جدا گروہ اولین اور آخرین کا نام دے کر قائم کریں۔ پھر کیا یہ حضرت محمود تھے جنہوں نے خدا تعالےٰ سے ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً کے بعد واٰخرین منھم کے کلمات طیبات کہلائے۔ یعنی یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ کی جماعت اولین کہلائے گی۔ اور جماعت مسیح موعود آخرین۔ اور یہ بظاہر دو جماعتیں حقیقت میں ایک ہی جماعت ہو گی۔ کیا یہ حضرت محمود تھے جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ۔ کلھم فی النار الا واحدۃ۔ کہلایا۔ اور ۷۲ کو اہل نار اور ایک کو اہل جنت قرار دیا۔ اور اس طرح احمدی اور غیر احمدی گروہ کی بنیاد قائم ہوئی۔ کیا یہ حضرت محمود تھے جنہوں نے ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ اشتہار دلایا۔ کہ میری جماعت دوسرے فرقوں سے ممتاز ہو کر احمدی کہلائے۔ اور مردم شماری میں اسی طرح لکھائیں۔ پھر کیا حضرت محمود ایدہ اللہ نے دسمبر ۱۹۰۶ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وہ تقریر کرائی جو "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کے نام سے شائع ہوئی۔ پھر کیا حضرت محمود نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجبور کیا۔ کہ آپ مولوی محمد علی صاحب کو ایڈیٹر وطن لاہور کے ساتھ مل کر اشاعت اسلام کرنے سے روک دیں۔ اور صاف کہہ دیں۔ کہ احمدی غیر احمدیوں سے مل کر اور ترک خصوصیات احمدیت کر کے اشاعت اسلام نہیں کر سکتے۔

ڈاکٹر صاحب خدا سے ڈریں۔ اور جھوٹے الزام نہ لگائیں۔ کہ حضرت محمود ایدہ اللہ نے حضرت احمد علیہ السلام کو رسول کہا۔ اور آپ کے منکرین کو کافر قرار دیکر جدا فرقہ یا مذہب بنایا۔ آپ کہتے ہیں جماعت لاہور کی بنیاد عالمگیر اتحاد اسلامی قائم کرنا ہے۔ مگر گزشتہ پچیس سال میں آپ جہاں تھے وہیں رہے۔ بلکہ بہت پیچھے ہٹ گئے۔ جس طرح آپ کو دوسرے مسلمان پہلے کافر اور مرتد کہتے تھے۔ اسی طرح اب بھی کافر اور منافق ہی خیال کرتے ہیں۔ آپ لوگ جو اتحاد حضرت احمد علیہ السلام کی تعلیم سے الگ ہو کر قائم کرنا چاہتے ہیں۔ نہ تو آج تک قائم ہو سکا۔ اور نہ تا قیامت قائم ہو سکیگا بلکہ آپ کی نسلیں بھی اس کے قیام میں ناکام و نامراد رہیں گی۔ آپ یہ بات لکھ رکھیں کیونکہ یہ خلاف سنت اللہ ہے۔ حضرت مولانا نے بذریعہ اخبار الفضل مورخہ ۷، فروری و ۱۳ فروری ۱۹۴۰ء دو دفعہ کفر کی توضیح کر دی۔ مگر اذا النر تیبحی فاصنع بما شئت۔ بھلا آپ پچیس سال طبیعت کو کیسے بدل سکتے ہیں۔ یہ تو محض فضل خداوندی سے ہو سکتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف لفظوں میں فرمایا ہے۔ کہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کی نماز میں اقتدا نہ کرے۔ غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھے۔ اور نہ ان کو رشتہ دے۔ مگر یہ سب احکام فرض مومن کے واسطے ہیں۔ نافرمان انسان ہزار عذر تراش سکتا ہے۔ جیسا کہ آپ لوگوں نے تراش رکھے ہیں۔

مصلح موعود

حضرت مولانا نے مصلح موعود کے بارہ میں دو دفعہ جواب دے دیا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے وحی سے دعوےٰ نہیں کیا۔ البتہ خلیفہ ہونے کے مدعی ہیں۔ اور ان کے پسر موعود ہونے پر اسی کو شک ہو سکتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کی اولاد کو آپ کا جانشین دیکھنا پسند نہ کرے۔ اور خود جانشین بننے کا خواہشمند ہو۔

نبوت حضرت مسیح موعودؑ

ڈاکٹر صاحب! آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شرعی اصطلاح میں نبی نہیں البتہ اپنی اصطلاح میں نبی اور رسول ہیں۔ مگر آپ کے نزدیک یہ اصطلاح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول ثابت نہیں کرتی بلکہ اس کی تاویل محدث ہی کی حد تک ہے مگر کیا قرآن کریم اور احادیث نبوی شریعت نہیں

اگر ہے تو کیا قرآن اور حدیث نے نبی اور رسول کے ساتھ کوئی لفظ امتی بروزی ظلی اور مجازی کا استعمال کیا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی میں نبی اور رسول کے الفاظ کے ساتھ کوئی ایسا لفظ آیا ہے۔ نہیں اور یقیناً نہیں۔ پھر نبی اور رسول بلا شرط کہلانا ہی اسلامی اور شرعی اصطلاح ہے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی میں موجود ہے۔ آپ اور کیا چاہتے ہیں۔ کیا جو لفظ بطور تاویل یا تشریح کسی وحی کے ساتھ لکھ دیا جائے۔ اس سے اصل وحی بدل سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار فرما چکے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی اصطلاح میں جس کو نبی اور رسول کہتے ہیں۔ اور جس کو انہوں نے اسلامی اصطلاح قرار دے دیا ہے۔ اس سے ایسا شخص مراد ہے جو براہ راست نبی ہو۔ یا جو کوئی نئی شریعت لائے۔ یا سابقہ شریعت میں کمی یا بیشی کرے یا کوئی جدا مذہب جاری کرے۔ اس واسطے میں اس اصطلاح کے مطابق نبی اور رسول نہیں۔ جو لوگ اس اصطلاح کے مطابق میری طرف نبی اور رسول کا لفظ منسوب کرتے ہیں وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں بے شک نبی اور رسول ہوں مگر اپنے مطاع حضرت محمد رسول اللہ کا امتی اور تابع ہوں۔ اور شریعت قرآنیہ کا مطیع۔ ایسا نبی اور رسول ہونے سے میں ہرگز انکار نہیں کرتا۔ کیا آپ اس قدر اردو سمجھنے سے بھی قاصر ہو گئے۔ مجھے تو یقین نہیں آتا۔ کہ مجدد اعظم جیسا طومار لکھنے والا انسان اس قدر جلد سنز و بہترہ ہو گیا ہو۔ مگر یہ سب کچھ جو کیا جا رہا ہے۔ دیدہ دانستہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جنکو مولوی صدر الدین صاحب نے الو کا خطاب دے رکھا ہے دام سے نکل نہ جائیں۔ اور انکا قدم متزلزل نہ ہو۔

اگرچہ آپ کہلانے کو تو ڈاکٹر کہلاتے ہیں۔ مگر آپ بھی ان سب مولویوں میں داخل ہیں۔ پھر آپ کس طرح احمدیہ بلڈنگ کے حمام میں ننگے نہ ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیت

حضرت مولانا نے الوصیت کے بارے میں جو کچھ کہا۔ حق کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجمن کے چودہ ممبروں کو جانشین مقرر فرمایا۔ اور ان ممبروں نے خدا کی مشیت سے متفق اللفظ ہو کر حضرت نور الدین اعظم کو خلیفۃ المسیح مانا۔ اور آپ کی بیعت کی۔ اور متفقہ قرار داد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین قرار دیا۔ اور عاد بابا متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار کے اصول کو حق قرار دیا اگر یہ ستر کار متنا کسون جانشین قائم رہتے۔ تو ضرور ان کا طرز عمل وہی ہوتا۔ جو آج غیر مبائعین کا ہے۔ سارا نظام بگڑ جاتا۔ جس طرح مولوی محمد علی صاحب بگاڑ چکے ہیں۔ اور سب معزز ممبر رفتہ رفتہ بیزار ہو کر الگ ہو جاتے۔ اس بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا۔ کہ وہ کام جو تم نے کیا۔ خدا کی مرضی کے موافق نہ ہو گا۔ انا عفونا عنک۔ چنانچہ لاہور کی انجمن نے ثابت کر دیا۔ کہ وہ خدا کی مرضی کے موافق نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عفو دی گئی۔ اور انجمن کی بجائے خلافت قائم کی گئی آپ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے مامور کو غلطی سے کیوں نہ روکا۔ یہ سوال تو خدا سے ہو سکتا ہے نہ حضرت مولانا سے۔ البتہ حضرت مولانا آپ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارا خدا لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون کا مصداق ہے کیا آپ نے کبھی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا نہیں پڑھی۔ اگر پڑھی ہے۔ تو یہی جواب انا عفونا عنک کا ہے۔

خدائے ذی المعارج کی تجلی

دور مسیح موعودؑ میں

از ابو البرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب۔ راجیکی

معراج کے معنے

معارج معراج کی جمع ہے۔ جس کے معنے سیڑھی کے ہیں۔ اور سیڑھی میں کئی زینے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعے درجہ بدرجہ انسان نیچے سے اوپر چڑھتا ہوا بلندی کے انتہائی مقام تک جا پہونچتا ہے روحانی منازل کو بھی معراج سے تعبیر کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کا واقعہ مشہور ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح دوسرے انبیاء کو بھی معراج ہوا ہے۔ اسرائیلی نبیوں میں سے حضرت موسےٰ علیہ السلام کا معراج مشہور، اور اس کا واقعہ طالمود میں مذکور ہے۔ جو یہود کی مشہور کتاب حدیث ہے۔

مکانی۔ زمانی اور روحانی معراج

ہر ایک نبی کا معراج مکانی بھی ہوتا ہے۔ اور زمانی بھی اور روحانی بھی۔ مکانی معراج نبی کی قوم کا ملکی دائرہ ہے۔ جیسے بنی اسرائیل جو موسےٰ کی قوم تھی۔ جہاں جہاں آباد تھی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ہدایت کا وہاں تک پہونچنا حضرت موسےٰ کا اپنی تبلیغ ہدایت کے لحاظ سے مکانی معراج تھا۔ اور سلسلہ شریعت کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی شریعت کے ظہور تک موسیٰ کی شریعت کا زمانہ جو سالہا سال۔ اور صدیوں تک چلتا گیا۔ یہ موسےٰ کا زمانی معراج تھا۔ اور شب معراج میں موسےٰ علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتویں آسمان پر دیکھا۔ یہ ساتویں آسمان کی بلندی تک آپ کا پہونچنا روحانی معراج تھا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کی حیثیت کی رو سے مکانی معراج ساری زمین والوں کے لئے اور زمانی قیامت تک کی مخلوق کے لئے۔ اور روحانی معراج کے لحاظ سے آپ کا معراج اس بلندی تک تھا جس کی نسبت آپ نے فرمایا۔ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ مرسل و لا ملک مقرب۔ یعنی روحانی بلندی جو خدا کے قرب کے لحاظ سے بلند سے بلند درجہ رکھتی ہے۔ جہاں نہ کوئی نبی مرسل پہونچ سکا۔ نہ ہی ملک مقرب۔ مجھے خدا کی معیت میں اس درجہ تک رسائی حاصل ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود یعنی حضرت احمد مرسل قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت میں آپ کی بعثت ثانی کے لئے آپ کے مظہر اتم ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اول جو تکمیل ہدایت کے لئے تھی۔ اس کے دور ختم ہونے کے بعد دوسری بعثت جو تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے مقرر اور موعود تھی۔ اس کی انجام دہی کے لئے مامور فرمائے گئے۔ آپ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح آپ کی شان رحمۃ للعالمین کی مظہریت میں زمین کی ساری قوموں کے لئے مبعوث ہونے سے معراج مکانی اور قیامت تک کے لئے سلسلۂ اشاعت رکھنے سے معراج زمانی اور انت منی بمنزلۃ الجد...

کی وحی کے رُو سے ہم وراء الوراء مخلوق
سے وراء الوراء مرتبۂ قرب اور بلند
سے بلند درجہ کے روحانی معراج کی
شان رکھنے والے ہیں۔ اور جس طرح
سیڑھی پر انسان درجہ بدرجہ چڑھتا ہے
اسی طرح مکانی اور زمانی اور روحانی
مدارج کو طے کرنا بھی تدریجی طور پر
ہی ہے۔

زمانۂ مسیح موعودؑ کی حالت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے زمانہ میں سامان تبلیغ ہدایت چونکہ خدا
کے فضل سے ایسے میسر آ گئے ہیں۔ کہ
رُوئے زمین کی ساری قومیں باہمی تعارف
اور سہل ملاقات کی آسانی سے اس طرح
بود و باش کر رہی ہیں۔ کہ گویا سب دُنیا
ایک شہر کے حکم میں ہو رہی ہے۔ پھر
مادی اسباب اس وسعت اور لطافت
سے ظہور میں آ چکے ہیں۔ کہ گویا دُنیا
ایک عجائب گھر بنا ہوا ہے۔ لیکن افسوس
کہ باوجود دُنیا کے ان عجائبات ظاہرہ
اور ایجادات عجیبہ و غریبہ کے دُنیا
کی قومیں مادی دُنیا کی زیب و زینت
اور خوبصورتی کی طرف اس قدر جھک
گئی ہیں۔ کہ خدائے ذو العجائب اور
ذو المعارج کی شاہانہ قدرت
بدیعہ کو دیکھتے ہوئے بھی اسے بھول
چکی ہیں۔ اور کفر اور دہریت کی تاریکیاں
ہر طرف عالم پر محیط ہو رہی ہیں۔ اور
خدا کا نام۔ اور اس کا دین دلوں سے
محو ہو کر صرف خیال کی حد تک دماغوں
سے تعلق رکھتا ہے۔ اس دجالی فتنہ
کے زمانہ میں جس کی نسبت مرویات
موثقہ میں لکھا ہے۔ کہ نوع انسان کی
ابتدائے آفرینش سے اس تک فتنۂ
دجال سے کوئی فتنہ بڑھ کر نہ ہوگا۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
اس فتنہ کو دُور کرنے کے لئے خدائے
ذی المعارج نے مبعوث فرمایا۔ اور
آپ کی تبلیغ رسالت اور اتمام حجت
کے بعد وہ سب عذاب جو تمام پہلی
قوموں پر آئے۔ آپ کے اس زمانہ
میں وقوع میں آئے۔ اور ابھی ان کا
سلسلہ روز و شب برابر جاری ہے۔
بلکہ بعض نئے عذاب اور نئی آفتیں ایسی
بھی ظہور میں آئیں اور آ رہی ہیں۔ کہ جن
کی مثال اور نظیر پہلے زمانوں میں کبھی
بھی وقوع میں نہیں آیا۔ چنانچہ یہ فضائی
جنگوں کے نمونے جن میں آتش فشاں
اور آتشبار اسلحہ کے استعمال سے
بنی نوع انسان کو جلا کر راکھ کیا جاتا
ہے۔ کیا یہ جہنم کی آگ نہیں۔ جس کی
نسبت خدا نے سورۂ کہف میں صدیوں
پہلے پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ یاجوج ماجوج
کی قوموں کو جو یورپین اور مغربی قومیں
ہیں۔ جو جنگوں میں آج آتشی مواد اور
اسلحہ کو استعمال کر رہی ہیں ہم ان کے
سامنے جہنم پیش کریں گے۔ چنانچہ فرمایا
ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعاً
وعرضنا جھنم یومئذٍ للکافرین
عرضاً الذین کانت اعینھم
فی غطاءٍ عن ذکری وکانوا لا
یستطیعون سمعاً۔ کہ جب کرنا
پھونکا جائے گا۔ یعنی خدا کا مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث کیا جائیگا۔
تو آپ کی تبلیغ رسالت اور ابلاغ ہدایت
سے ہم سب لوگوں کو جماعت کی صورت
میں جمع کریں گے۔ اور جو لوگ باوجود
اتمام حجت اور نشانوں کے مشاہدہ کرنے
کے پھر بھی کفر سے باز نہیں آئیں گے
تو ایسے کافروں کے لئے ہم جہنم کو یعنی
دوزخ کے نمونہ کو پیش کریں گے۔ ہاں
یہ ان کافروں کے لئے ہے۔ جن کی
آنکھیں خدا کے ذکر سے یعنی اس کے
نشانوں سے جو اس کی یاد دلاتے ہیں
پردہ میں ہوں گی اور ہدایت کی باتوں
کو قبول کرنا تو درکنار انہیں بات کے
سننے کی تاب بھی نہ ہوگی۔ سو آج یہی
ہو رہا ہے۔ کہ ایک طرف کافر بھی ہیں
تو ایسے سخت اور عذاب بھی ہے تو
جہنم کا نمونہ۔

سزا کا مقصد

لیکن اس جہنم کی سزا کا مقصد کیا
ہے۔ وہی جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔
کہ سب قومیں عذابوں کی وجہ سے خدائے
ذی المعارج کی طرف عذاب کے فرشتوں
کی گرفت کے ذریعہ متوجہ ہوں۔ اور
جس طرح پہاڑ کے اندر کی معدنیات
جو چاندی سونے اور جواہر نفیسہ یعنی
ہیرے نیلم۔ یاقوت۔ زمرد کی کانوں
کی صورت میں مخفی اور پنہاں ہوتی ہیں
وہ باہر نہیں نکل سکتیں۔ جب تک زلازل
سے پہاڑ کے اوپر کے حجاب حجریت
جو غلاف کی طرح معادن کے ارد گرد حائل شدہ
ہیں وہ پاش پاش نہ ہو جائیں۔ اسی طرح
ان قوموں کے اندر سے بھی ان عذابوں
کے تدریجی سلسلہ سے اندر ہی اندر
خدائے ذی المعارج کی طرف عروج کر رہے
ہیں۔ اور آخر وہ وقت آ جانے والا ہے
کہ سب قومیں اور سب حکومتیں احمدیت
کے جھنڈے کے نیچے جو خدائے
ذی المعارج کا جھنڈا ہے آرام کا
سانس لیں گی۔ ورنہ تباہی اور ہلاکت کا
سلسلہ پیہم اور متواتر جاری رہے گا۔
جب تک کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام
کے حصار کو یہ لوگ اپنا مأمن اور ماویٰ
نہ بنائیں گے۔ حضرت مسیح موعود کی وحی ہے۔
"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس
کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی
ظاہر کر دے گا۔"

مشارق و مغارب کی اصلاح

پس حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کوئی معمولی
بات نہیں۔ بلکہ آپ کی بعثت سے
مشارق اور مغارب کی اصلاح مقدر ہے۔
اور زمین و آسمان کا چکر دنیا میں ایک نیا
دَور پیدا کرنے والا ہے۔ چنانچہ اسی سورۃ
معارج کی آخری آیات میں عذابوں کی غرض
اصلاح اور پاک تبدیلی کے معنوں میں پیش
کرتے ہوئے فرمایا فلا اقسم برب
المشارق والمغارب انا لقادرون علیٰ
ان نبدل خیراً منھم وما نحن
بمسبوقین۔ یعنی رب المشارق
والمغارب کی طرف سے جسمانی
اور دنیوی پرورش کے اسباب جو
مشارق اور مغارب دونوں طرف کے لوگوں
کے لئے ظہور میں لائے جا رہے ہیں۔
یہ خدائے رب المشارق والمغارب
کا فعل ربوبیت اس بات کی دلیل اور
شہادت ہے۔ کہ وہ مشارق اور مغارب
میں رہنے والوں کو روحانی اور دینی
ربوبیت کے فیوض سے بھی نوازے گا۔
اور ان کی کفر اور دہریت کی سفلی زندگی کو عذاب
کی تلخی کا احساس کرانے سے جو ملائکہ کا
فعل ہے پاک حالت سے بدل دے گا۔
اور جب تک یہ نہ ہو ان کفار کا ملائکہ کی
اس رہنمائی سے تلخیٔ عذاب کے ساتھ خدائے
ذی المعارج کی طرف عروج ہوتا رہے گا۔
اور ہر قوم کے سعید الفطرت لوگوں تک
جو روئے زمین کے کناروں تک پھیلے
ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی ہدایت کا پہونچنا اور ہر قوم
کا خدا کی جمالی اور جلالی تجلیات کے
مشاہدہ سے آپ کی ہدایت کو قبول کرنا
خدائے ذی المعارج کی طرف سے تمام
رسولوں اور نبیوں کے معراجوں کے قائمقام
ایک جامع اور تبلیغ رسالت کے وسیع اور
عالمگیر دائرہ کی تکمیل کے لحاظ سے
بشان افضلیت اور اعلیٰ ترین معراج ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک نہایت واضح دلیل

سلسلہ احمدیہ اور مرکز سلسلہ کی حیرت انگیز ترقی

حیات روحانی کے لئے الہام کی ضرورت

اللہ تعالےٰ کی ذات اور اس کی صفات پر حقیقی ایمان اور یقین انبیاء علیہم السلام ہی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ وہی خالق اور مخلوق کے درمیان ایک واسطہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں انبیاء پر ایمان لانا مدار نجات قرار دیا۔ اور نیز ان کی صداقت کے معیار اور دلائل نہایت وضاحت سے بیان فرمائے۔ تاکہ ہر ایک طالب حق کے لئے آسانی ہو۔ جس طرح عالم جسمانی کی زندگی اور اس کے بقا کے لئے آسمانی پانی یعنی بارش نہایت لازمی ہے۔ اور بغیر اس کے اس عالم کا بقا نہیں۔ اسی طرح عالم روحانی یعنے بنی نوع انسان کی روحانیت کی تازگی اور از سر نو زندگی کے لئے کلام الٰہی کی بارش نہایت ضروری ہے اور انسانوں کے دلوں کی مردہ زمین ہمیشہ کلام الٰہی کے نزول سے ہی زندہ ہو کر سبزہ زار ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ کلام الٰہی کی سب سے زیادہ بارش قرآن پاک کی شکل میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل عالم روحانی کی سرزمین دوبارہ زندہ ہو کر تر و تازہ ہو گئی۔

چنانچہ قرآن کریم میں اس حقیقت کو ایک مقام پر اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ تاللہ لقد ارسلنا الیٰ اُمم من قبلک فزیّن لھم الشیطٰن اعمالھم فھو ولیّھم الیوم ولھم عذاب الیم وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبیّن لھم الذی اختلفوا فیہ۔ وھدًی ورحمۃً لقوم یؤمنون واللہ انزل من السماء ماءً فاحیا بہ الارض بعد موتھا ان فی ذالک لاٰیۃ لقوم یسمعون۔ قسم ہے اللہ کی البتہ ہم نے تجھ سے پہلے امتوں کی طرف رسول بھیجے۔ پھر شیطان نے ان کے لئے زینت دی ان کے اعمال کی۔ یعنی احکام الٰہی جو پیغمبروں کے ذریعے نازل ہوئے ان کو چھوڑ کر انہوں نے شیطانی عمل اختیار کئے اور انہیں وہی پسند آ گئے۔ پس اس دن وہی ان کا دوست ہو گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب اس لئے اتاری ہے۔ تاکہ تو ان کے اختلافی امور۔ اور نیز اصل حقیقت کو بیان کرے۔ یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے اس قوم کے لئے جو ایمان لاتی ہے۔ اور یہ کتاب (قرآن کریم) درحقیقت بمنزلہ اس پانی کے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا۔ اور پھر اس کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کیا۔ یقیناً اس میں ایک نشان ہے۔ لیکن اس قوم کے لئے جو سنتے ہیں۔

اس آیت کریمہ نیز قرآن کریم کے اور مقامات پر جن تمام کا ذکر موجب طوالت ہو گا اللہ تعالےٰ نے اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ اس کا کلام جو انبیاء کے ذریعے نازل کیا جاتا ہے وہ بمنزلہ ایک بارش کے ہوتا ہے جس کے ذریعہ دلوں کی مردہ زمین دوبارہ زندہ کی جاتی ہے۔ لیکن اس رحمت سے مومن ہی زیادہ حصہ پاتے ہیں۔ کیونکہ وہی اس پاک کلام پر لبیک کہتے ہیں۔ جس طرح بارش سے وہی زمیندار زیادہ فائدہ حاصل کرتا ہے۔ جس نے اپنی زمین کو اچھی طرح تیار کیا ہو۔ یا اس کے پانی کو محفوظ کیا ہو۔ احادیث نبویہ میں بھی اس امر کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

مامور کے ذریعہ دنیا میں انقلاب پیدا ہوتا ہے

دنیا ایک دھوکہ کی جگہ ہے۔ کیونکہ ہر اصل کے مقابلہ میں ایک نقل بھی موجود ہے (اس میں سِر یہ ہے۔ تاکہ اصل چیز کی شان اور اصلیت ظاہر کی جائے) چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کئی لوگ مدعی الہام یا وحی ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر کم عقل انسان سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ کہ کون صادق ہے اور کون کاذب۔

آیت کریمہ الم تر ان اللہ انزل من السماء ماءً فتصبح الارض مخضرۃ۔ ان اللہ لطیف خبیر۔ میں بھی وحی یعنی کلام الٰہی کی حقیقت اور نیز اس کے اثرات کو ایسے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک طالب حق اس کو آسانی سے شناخت کر سکتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی کسوٹی ہے۔ جس سے انبیاء کی صداقت اور نیز کلام الٰہی کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کے ایک روزمرہ اور بدیہی قانون کا بطور شہادت ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ جس طرح آسمانی پانی یعنی بارش کے ذریعے مردہ زمین از سر نو زندہ ہو جایا کرتی ہے۔ اسی طرح جب اس کا پاک کلام بارش کی طرح کسی فرد کامل پر نازل ہوتا ہے۔ تو ضرور وہ بھی دنیا میں ایک تغیر اور انقلاب پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعے دلوں کی مردہ زمین زندہ ہو کر مخضرّہ یعنی سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ اسی مضمون کی تشریح اس آیت شریفہ سے بھی ہوتی ہے۔ وَتری الارض ھامدۃً فاذا انزلنا علیھا الماء اھتزت۔ وَرَبَتْ وانبتت من کل زوج بھیج۔ کہ تو دیکھتا ہے زمین کو خشک۔ لیکن جب ہم اپنی رحمت کا پانی اس پر اتارتے ہیں۔ تو وہ ابھر کر پھلتی پھولتی اور ہر ایک قسم کی نفیس چیزیں اگاتی ہے۔ یعنی کلام الٰہی کی بارش عالم روحانیت میں ضرور بالضرور ایک بہار پیدا کرتی۔ اور اس کے ذریعہ نہایت اعلیٰ اور نفیس جوہر پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ کلام الٰہی کی یہ عظیم الشان بارش اپنے جمیع صفات اور عمدہ نتائج کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اور دنیا میں ایک بڑے انقلاب کا موجب ہوئی۔ اور اسی پاک کلام کے طفیل سیدنا حضرت ابو بکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم و صحابہ کبار اور دیگر اولیاء امت جیسے جوہر پیدا ہوئے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بھی بعض جھوٹے مدعیان الہام و وحی پیدا ہوئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ لیکن وہ تمام قدرت کے زبردست ہاتھ سے مٹ گئے۔ اور نہ ہی ان کے ذریعہ دنیا میں کوئی تغیر پیدا ہوا۔ یاد رہے۔ اس تغیر سے مراد وہ انقلاب ہے۔ جس کی ابتدا اور بنیاد کسی فرد پر کلام الٰہی کے نزول سے رکھی گئی ہو۔

کاذب مدعیان ماموریت کی ناکامی

پس قرآن کریم اور دیگر کتب مقدسہ اور نیز تاریخ کی روشنی میں بھی یہ ایک مانی ہوئی صداقت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا پاک کلام جب کسی فرد کامل پر بارش کی طرح نازل ہو۔ تو دنیا میں ضرور اس کے ذریعے ایک تغیر اور انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے بالمقابل جھوٹے مدعیان الہام و وحی کے ذریعے کوئی تغیر اور انقلاب پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ خود قدرت کے زبردست ہاتھ سے مٹا دیئے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ خدا تعالےٰ کی تائید و برکت نہیں ہوتی۔ جب ہم اللہ تعالےٰ کے اس قانون کو دیکھتے ہیں۔ اور اسی اصل پر چل کر کسی مامور من اللہ کو صادق قرار دیتے ہیں۔ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کہ اس زمانہ کے مصلح اور مامور من اللہ ہیں۔ کی صداقت نہایت صفائی کے ساتھ واضح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جہاں ایک طرف حضور کا دعوےٰ مامور من اللہ ہونے کا تھا۔ تو دوسری طرف حضور کے بالمقابل بعض اشد مخالف لوگ بھی مدعی الہام و وحی پیدا ہو گئے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سے منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ۔ چراغ دین جمونی۔ عبدالحکیم مرتد۔ عبدالرحمٰن محی الدین لکھو والے وغیرہ وغیرہ۔ اور غیر مذاہب میں سے ڈوئی۔ پگٹ اور لیکھرام وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں کا اب نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ ان میں سے بعض کے الہاموں کی فہرست بہت لمبی ہے۔ ان کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ ان کے الہام کدھر گئے۔ اور فتلک بیوتھم خاویۃ کا نظارہ نظر آتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کے ذریعہ دنیا میں حیرت انگیز تغیر

لیکن جب ہم اس کلام اور پاک وحی پر نظر ڈالتے ہیں۔ جو بارش کی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ تو ایک عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ کس طرح کلام الٰہی کے نزول اور اس کی برکت سے ایک مشت خاک اور غیر معروف وجود شہرت کے بلند آسمان پر جا پہنچا۔ اور کس طرح خدا کے اس کلام سے جو اس کے برگزیدہ پر نازل ہوا۔ دنیا میں ایک تغیر اور انقلاب ایسے رنگ میں شروع ہو گیا۔ کہ اب تمام دنیا مل کر بھی اس کو روک نہیں سکتی۔ یہ امر انسانی طاقت سے بعید ہے۔ کہ وہ ان کلمات کی پوری تفصیل اور نیز ان کا کلی احاطہ کر سکے۔ قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا۔ خلاصہ کلام یہ کہ سیدنا حضرت اقدس کے ذریعے دنیا میں ایک ایسا انقلاب شروع ہو گیا۔ کہ اس کی نظیر سوائے سلسلہ انبیاء و رسل کے کہیں بھی نہیں ملتی۔ اگر کوئی مخالف ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ حضور کی بعثت سے پہلے کیا مسلمان اور کیا عیسائی اور کیا دیگر مذاہب کے لوگ اختلافات سے کھیر چکے تھے۔ دیگر قومیں تو کجا خود مسلمانوں کے اندر ہر عقیدہ میں اختلاف تھا۔ قرآن کریم کی صحیح شان اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت سے لوگ بے بہرہ تھے۔ حضور نے اس اختلاف کو دور فرما کر قرآن کریم کی روشنی میں ایسے عقائد بیان فرمائے کہ آج ایک دنیا ان کو مان رہی ہے۔ اسی طرح ایک پاک تغیر یہ ہوا۔ کہ حضور کے طفیل ہزاروں لاکھوں کی ایک بڑی جماعت دنیا کے ہر حصہ اور ہر ملک میں پیدا ہو گئی۔ گویا حضور کے پاک درخت وجود کی سرسبز شاخیں دنیا کے ہر خطہ میں حضور کے مقاصد کی تکمیل میں لگی ہوئی ہیں۔ اسی طرح ہر طبقہ۔ ہر عقیدہ اور ہر مذہب و ملت کے لوگ آپ کے قدموں پر جمع ہو گئے۔ جس کا ایک عجیب منظر قادیان میں اور نیز جلسہ سالانہ پر نظر آتا ہے۔ علاوہ ازیں حضور نے غیر مذاہب کے لوگوں یعنی ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں پر اسلام کی حقانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت خدا تعالیٰ کے روشن اور تازہ نشانوں اور عظیم الشان پیشگوئیوں کے ذریعے ایسی واضح طور پر ثابت کی۔ کہ ان کی تردید ناممکن ہے۔ اور اسلام کی حفاظت کے لئے ایک ایسی فصیل تیار کی۔ کہ اب کوئی دشمن اس کو عبور نہیں کر سکتا۔ نہ صرف یہ بلکہ ایک ایسی جاں نثار فوج تیار کی۔ جو خود اسلام کے دشمنوں کے گھر پر حملہ آور ہے نہ تلوار سے۔ بلکہ ان دلائل اور تازہ نشانوں کے ساتھ جو اس سے زیادہ مؤثر اور قلوب کو فتح کرنے والے ہیں۔ الغرض ہر وہ تغیر جو خدا تعالیٰ کے کلام یا انبیاء کے ذریعے دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ اپنی پوری شان کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود کے ذریعے پیدا ہوا۔ اور اس بارہ میں کوئی کیفیت یا کوئی بھی پہلو ناقص نہیں رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مامور من اللہ کے مقام کے متعلق سنت الٰہی

پھر آیت کریمہ الم تر ان اللہ انزل من السماء ماءً فتصبح الارض مخضرۃ۔ ان اللہ لطیف خبیر۔ کا ایک دوسرا پہلو بھی مامور من اللہ کی صداقت پر فیصلہ کن ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ جہاں ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے کلام اور انبیاء کے ذریعے دنیا میں ایک زبردست تغیر اور انقلاب برپا کیا جاتا ہے۔ وہاں وہ پاک سرزمین جہاں سے اس مقدس وجود کا ظہور ہوتا ہے۔ اور وہ مقام جہاں پر خدا تعالیٰ کا کلام بارش کی طرح نازل ہوتا ہے۔ وہ پر رونق اور سرسبز ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور کئی دیگر مقامات اس امر کا ثبوت ہیں۔ مدینہ کا نام پہلے یثرب تھا۔ اور یہ شہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں تشریف لے جانے سے قبل بالکل غیر معروف تھا۔ وہاں کی آب و ہوا بھی بہت خراب تھی۔ اور لوگ اس کو بیماری کی جگہ اور اسی لحاظ سے منحوس خیال کرتے تھے۔ لیکن حضور علیہ السلام کے طفیل وہی یثرب مدینہ طیبہ بن گیا اور نہ صرف اس مقام کی نحوستیں جاتی رہیں۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی برکات اور انوار سے کامل طور پر منور ہو گیا۔ تمام دنیا کی فتوحات کے نقشے اور پروگرام وہیں تیار ہوئے۔ اور الٰہیات اور دیگر علوم کے چشمے وہیں سے رواں ہوئے۔

کسی فرد پر کلام الٰہی کی بارش تو ایک بہت بڑی کیفیت ہے۔ اگر کسی بزرگ کے طفیل کسی مقام پر کلام الٰہی کے چند چھینٹے بھی پڑ جاتیں تو وہ مقام بھی غیر معمولی شہرت اور شرف حاصل کر لیتا ہے۔ اور ہمارے سامنے اس کی کئی مثالیں ہیں۔ پس وہ پاک سرزمین اس شہرت اور برکت اور شرف و عزت سے کیونکر محروم رہ سکتی ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی تجلیات اس کے کسی برگزیدہ پر بارش کی طرح ہوں۔ اس حقیقت کے پیش نظر جب ہم اس سرزمین پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ جہاں سے کل ادیان کے موعود سیدنا حضرت مسیح موعود کا ظہور ہوا۔ تو اس آیت کریمہ کا دوسرا پہلو فتصبح الارض مخضرۃ بھی حرف بحرف صادق آتا ہے۔

قادیان کی معجزنما ترقی

حضرت اقدس کی بعثت سے قبل قادیان کی حیثیت ایک غیر معروف معمولی اور دور افتادہ گاؤں کی سی تھی۔ اور اس کی موجودہ شان اور ترقی کا کسی کو وہم بھی نہ تھا۔ حضرت اقدس اسی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بےہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا۔

سب لوگ کیا مخالف اور کیا موافق قادیان کی اس پہلی حالت سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ ایک دفعہ خاکسار نے اپنے محترم والد صاحب کو جو کہ حضرت اقدس کے پرانے صحابی اور اولین علماء سلسلہ میں سے تھے۔ کسی سے ذکر کرتے سنا۔ کہ وہ زمانہ طالب علمی میں جو کہ غالباً ۱۸۷۲ء یا اس کے قریب کا زمانہ ہوگا۔ ایک دو دفعہ تحصیل علم کی خاطر قادیان کے قریب سے گذرے۔ اور ایک گاؤں میں جس کا نام تلونڈی تھا۔ چند روز قیام کیا۔ اس عرصہ میں انہوں نے کسی کو بھی یہ ذکر کرتے نہ سنا۔ کہ وہاں ارد گرد کوئی گاؤں قادیان بھی ہے۔ اس زمانہ میں اس مقدس مقام کو ارد گرد کے دیہات میں تعلیمی۔ تجارتی۔ اور دیگر کاروباری غرض کسی لحاظ سے بھی شہرت نہ تھی۔ لیکن وہی مقام جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل تجلیات الٰہیہ کا مورد ہوا۔ اور کلام الٰہی کا نزول حضرت اقدس پر بارش کی طرح شروع ہو گیا۔ تو وہی کیفیت بن گئی۔ جس کا اس آیت کریمہ میں ذکر ہے۔ فتصبح الارض مخضرۃ کہ وہ سرزمین سرسبز اور پر رونق ہو جاتی ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا جب حضرت اقدس کو بعض الہامات انگریزی زبان میں ہوئے۔ تو اس گاؤں میں ان کا ترجمہ کرنے والا بھی کوئی نہ تھا۔ ایسا ہی باقی علوم کا حال تھا۔ لیکن اب یہ حالت ہے۔ کہ ہر علم اور ہر زبان کے جاننے والے وہاں موجود ہیں اکثر لوگ اپنے عزیز وطنوں کو چھوڑ کر یہاں آباد ہو رہے ہیں۔ اب اس مقام کو اللہ تعالیٰ نے ہر لحاظ سے عزت اور برکت اور شرف عطا فرمایا ہے۔ اور یہ مقام اب علوم کا سرچشمہ ہے۔ اور بموجب آیت عیناً یشرب بھا عباد اللہ یفجرونھا تفجیرا۔ خدا تعالیٰ کے بندے اس چشمہ سے سیراب ہو کر اس زندگی بخش پانی کو نہروں کے رنگ میں دور دراز ملکوں میں لے گئے ہیں۔ اور ایک دنیا سیراب ہو رہی ہے۔ اور وہ غیر معروف دور افتادہ گاؤں اب ایک متمدن اور ہر لحاظ سے ترقی یافتہ شہر بن گیا ہے۔ جس کی آبادی نہایت سرعت کے ساتھ بڑھتے بڑھتے کئی میلوں تک پھیل

رہی ہے۔ ریل۔ تار۔ پرسیس پوسٹ آفس اور ٹیلیفون۔ کئی کارخانے اور نیز بجلی کی روشنی الغرض ہر نعمت یہاں میسر ہے۔ ایسے ہی مدرسے اور کالج اور اخبارات اور رسالوں کی کثرت اشاعت اور نیز مختلف دفاتر اور صیغہ جات سب کچھ موجود ہے۔ وہ لوگ جو کبھی پہلے زمانہ میں آئے تھے۔ اب اس ترقی کو دیکھ کر حیران اور ششدر رہ جاتے ہیں۔ ایک بڑا نشان یہ ہے۔ کہ اس گاؤں کے لوگ حضرت اقدس پر ایمان لانے میں سب سے پیچھے تھے جعنود کی اپنی برادری کے لوگ سخت اور اشد مخالف تھے۔ لیکن اب وہ سب لوگ بیعت میں شامل ہیں۔ پھر ساری جماعت اپنے مقدس امام کی اطاعت پر کمربستہ اور حضور سے جذبات محبت اور اخلاص سے اس طرح پُر ہے۔ کہ گویا خدام حضور کے مبارک قدموں تلے اپنی آنکھیں بچھاتے ہیں۔ الغرض یہ ترقی یہ وحدت اور محبت دنیا بھر میں کہیں بھی نہیں ملتی۔

دار الامان کی گذشتہ حالت اور موجودہ عظیم الشان ترقی اور غیر معمولی وسعت (جو کہ محض حضرت اقدس کے طفیل ہوئی) کے بیان کرنے کے بعد ذرا اُن مقامات کی طرف نظر اٹھاؤ۔ جن سے کہ حضور کے مخالفین مدعیان الہام و وحی نے اپنے الہام پیش کئے۔ اور جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس لحاظ سے بھی وہ سب جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ نہ ان کے ذریعہ کوئی سلسلہ شروع ہوا۔ اور نہ ان کے مقاموں کو ان کے طفیل کوئی برکت حاصل ہوئی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

کوئی نادان اس مقابلہ میں کسی دوسرے مقام یا گدی کو پیش نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس وقت امر زیر بحث یہ ہے کہ کلام الٰہی کے نزول سے کیا برکات وابستہ ہیں۔ اور ہمیں صرف ان لوگوں کا ذکر مقصود ہے جنہوں نے حضرت اقدس کے مقابلہ میں مدعی الہام یا وحی ہونے کا دعوٰی کیا۔ اور پھر اپنے الہام شائع کئے۔ سیدنا حضرت اقدس کے بلند مقام اور ادب و احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں ان ملہموں کو حضور کے بالمقابل پیش کرنے سے ایک حجاب اور شرم محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ ان سب کی مثال تو ایک مٹی کے تیل سے جل کر بجھے ہوئے دئے کی سی ہے۔ جس کا اب دھواں بھی نہیں ملتا۔ اور یہاں ایک سورج چمک رہا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اگر ایک طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر حضور کی تائید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاءؑ کی پیشگوئیاں۔ اور اس زمانہ کے مذہبی حالات یعنی ضرورت زمانہ حضور کی پاک زندگی اور گرویدہ کرنے والے بلند اور اعلےٰ اخلاق۔ حضور کا دشمنوں پر غلبہ اور حضور کے قبولیت کے نشانات۔ نیز وہ نشانات جو آفاق میں ظاہر ہوئے قدم قدم پر شاہد ہیں۔ تو دوسری طرف وہ تغیر اور انقلاب وہ عزت اور برکت جو کسی برگزیدہ پر کلام الٰہی کے نزول سے وابستہ ہے۔ اپنی پوری کیفیت اور پوری شان کے ساتھ عیاں اور ظاہر ہے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

خاکسار

(ڈاکٹر) کریم الدین میڈیکل آفیسر میانہ گوندل ڈسپنسری۔